بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسے میں پڑھنے والے بچوں کو زکوٰۃ دینا

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

مدرسے میں جو بچے پڑھتے ہیں، ان کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب

مدرسے میں پڑھنے والے جو بچے مستحقِ زکوٰۃ ہوں مثلاً شرعی فقیر ہوں اور سید و ہاشمی بھی نہ ہوں، اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے والے کی اولاد سے ہوں، انہیں زکوٰۃ دی جا سکتی ہے، البتہ! جو بچے نابالغ ہوں، انہیں زکوٰۃ دینے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان کے والد بھی مستحقِ زکوٰۃ ہوں، لہذا جو بچے سید یا ہاشمی ہیں، یا وہ زکوٰۃ ادا کرنے والے کی اولاد سے ہیں، یا خود صاحبِ نصاب ہیں یا نابالغ بچے خود تو مستحقِ زکوٰۃ ہیں لیکن ان کے والد مستحقِ زکوٰۃ نہیں، تو انہیں زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

در مختار میں ہے ”للوكيل أن يدفع لولده الفقير“ ترجمہ: وکیل کے لئے جائز ہے کہ وہ زکوٰۃ اپنے فقیر بیٹے کو دے۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے

”إذا كان ولده صغيرا فلا بد من كونه هو فقيرا أيضا لأن الصغير يعد غنيا بغنى أبيه“

ترجمہ: جب اس کا بچہ نابالغ ہو تو خود اس (والد) کا بھی فقیر ہونا ضروری ہے، کیونکہ باپ کے غنی ہونے کی وجہ سے چھوٹا بچہ بھی غنی شمار ہوتا ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، ج 3، ص 224، مطبوعہ: کوئٹہ)

رد المحتار علی الدر المختار میں ہے

”ان الطفل يعد غنيا بغنى ابيه، بخلاف الكبير فانه لا يعد غنيا بغنى ابيه ولا الاب بغنى ابنه ولا الزوجة بغنى زوجها ولا الطفل بغنى امه“

ترجمہ: بچے کو اُس کے باپ کے غنی ہونے کی بنیاد پر غنی شمار کیا جائے گا، بالغ کا حکم اِس کے برخلاف ہے کہ اُسے باپ کے غنی ہونے کی وجہ سے غنی نہیں سمجھا جائے گا، اور نہ ہی باپ کو اِس بالغ بیٹے کی وجہ سے غنی قرار دیا جائے گا، نہ بیوی کو شوہر کی وجہ سے، اور نہ نابالغ بچے کو اُس کی ماں کے غنیہ ہونے کی وجہ سے (غنی سمجھا جائے گا)۔“ (رد المحتار علی الدر المختار، ج 3، ص 350، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی ہندیہ میں ہے

”ولا يدفع إلى أصله، وإن علا، وفرعه، وإن سفل كذا في الكافي“

ترجمہ: اپنی اصل اگرچہ کتنی ہی اوپر ہو اور اپنی فرع اگرچہ کتنی ہی نیچی ہو، انہیں زکوٰۃ نہیں دے سکتا، جیسا کہ کافی میں ہے۔ (فتاوی ہندیہ، ج 1، ص 188، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "مصرفِ زکوۃ ہر مسلمان حاجتمند ہے جسے اپنے مال مملوک سے مقدار نصاب فارغ عن الحوائج الاصلیہ پر دسترس نہیں بشرطیکہ نہ ہاشمی ہو۔۔۔ اور نصاب مذکور پر دسترس نہ ہونا چند صورت کو شامل: ایک یہ کہ سرے سے مال ہی نہ رکھتا ہو اسے مسکین کہتے ہیں۔ دوم مال ہو مگر نصاب سے کم، یہ فقیر ہے۔ سوم نصاب بھی ہو مگر حوائج اصلیہ میں مستغرق، جیسے مدیون۔۔۔ بالجملہ مدار کار حاجتمندی بمعنی مذکور پر ہے، تو جو نصاب مزبور پر دسترس رکھتا ہے ہرگز زکوۃ نہیں پا سکتا۔" (فتاوی رضویہ، ج10، ص109، 110، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4871

تاریخ اجراء: 13شوال المکرم 1447ھ/02اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net